[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

ازعدالت عظمی

بومیرڈی چینا ریڈیس اور دیگر

بنام

بھوسپلی پیڈا ویراپپا (فوت شدہ) بذریعہ قانونی نمائندہ گان اور دیگر

28 نومبر1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

ہندو جانشینی ایکٹ، 1956: دفعہ 14 (1)۔

شوہر نے 1947 میں ایک وصیت کے تحت اپنی بیوی کو جائیدادوں کی وصیت کی – بیوی کو زندگی بھر جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے کا حق دیا گیا– 1956 کے ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، وہ مطلق مالک بن گئی کیونکہ اس کی دیکھ بھال کے لیے اپنی زندگی کے دوران جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے کا اس کا محدود حق ایکٹ کی دفعہ 14 (1) کے تحت مطلق جائیداد میں بدل گیا– اس کا محدود حق مطلق حق میں بڑھ گیا– وہ جائیداد کی مطلق مالک بن گئی۔

سی مسیلامنی مدالیار اور دیگر بنام شری سوامی ناتھن سوامی تھرو کوئل اور دیگر [1996] 8 ایس سی سی 525، پر انحصار کیا۔

مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963: دفعہ 34۔

دائمی حکم نامہ– 1947 میں شوہر کی طرف سے بیوی کو وصیت کے تحت وراثت میں دی گئی جائیدادیں– بیوی کو زندگی بھر جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے کا حق دیا گیا– باقی جواب دہندگان کے پاس رہے جو بیوی کی بہن کے بیٹے تھے– بیوی نے اپنی زندگی کے دوران جائیدادوں پر قبضہ کیا اور 1965 میں فوت ہوگئی – بیوی کی موت کے بعد جواب دہندگان کے قبضے میں ایسی جائیدادیں آئیں جو ان کے ناموں میں تبدیلی کی گئی تھیں– 1951 میں اپیل کنندگان جو شوہر کے بھائی کے بیٹے تھے، نے جواب دہندگان سے کچھ جائیدادیں خریدیں– اپیل کنندگان نے جائیدادوں کے قبضے اور لطف اندوز ہونے میں مداخلت کرنا شروع کردی– جواب دہندگان کی طرف سے دائر مقدمہ مستقل حکم نامے کے لیے–ٹرائل عدالت کے ذریعے حکم دیا گیا مقدمہ اور فرسٹ اپیلیٹ عدالت کے ذریعے توثیق کی گئی– عدالت عالیہ کے ذریعے مسترد کی گئی اپیل– عدالت عظمی کے سامنے پیش کی گئی اپیل– اس وقت منعقد کی گئی جب مدعا علیہان قبضے میں تھے اور اپنے حق کے دعوی میں اپنے ناموں میں تبدیلی کروائی تھی، ان کا حق 1947 سے، شاید ان کے لیے یہ دعوی کرنا کھلا تھا کہ وہ اپنے حق کے دعوے میں قبضے میں رہے یہاں تک کہ اپیل گزاروں کے علم تک کہ اپیل گزاروں اور اپیل گزاروں نے اسے قبول کرلیا تھا– اپیل گزاروں کے ذریعے ان سے جائیدادوں کی خریداری خود اس دعوے کو یقین دلاسکتی ہے– لہذا، یہ اس دعوے کو

قرض دے سکتی ہے۔اس عرضی کو اٹھانے کے لیے ان کے لیے کھلا ہو، اگر اپیل گزاروں نے اپنے حق پر زور دیا ہوتا—لیکن ایسا کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا گیا کیونکہ ایسی کوئی عرضی نہیں لی گئی تھی—ان حالات میں اپیل گزاروں کے خلاف حکم امتناع صحیح طور پر دیا گیا تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1981: کی دیوانی اپیل نمبر566۔

1977 کے ایس اے نمبر 437 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 21.2.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے مادھو ریڈی اور جی نرسمھولو

جواب دہندگان کے لیے اے سبّا راؤ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندگان بھوم ریڈی پیڈا اچنیا کے بھائی کے بیٹے ہیں۔جواب دہندگان پیڈا اچنیا کی بیوہ لکشیما کی بہن کے بیٹے ہیں۔ پیڈا اچنیا نے اپنی زندگی کے دوران 12 مئی 1947 کو اپنی رجسٹرڈ وصیت کے ذریعے اپنی تمام جائیدادیں اپنی بیوی لکشیما کو مکمل حق کے ساتھ جواب دہندگان میں ذاتی یاد دہانی کے ساتھ جائیداد سے لطف اندوز ہونے کے حق کے ساتھ وراثت میں دی تھیں اور 25 مئی 1947 کو ان کا انتقال ہو گیا۔لکشیما نے اپنی زندگی کے دوران یہ جائیداد اپنے پاس رکھی اور 21 اکتوبر 1965 کو ان کا انتقال ہو گیا۔جب اپیل گزاروں نے مدعی گوشوارہ کی جائیدادوں کے قبضے اور ان سے لطف اندوز ہونے میں مداخلت کرنا شروع کی تو جواب دہندگان نے مستقل حکم امتناع کے لیے اننت پور میں ضلع منسیف عدالت میں او ایس نمبر187 / 69 دائر کیا۔ٹرائل عدالت نے یہ فیصلہ دیا۔اپیل پر، ایڈیشنل ضلع جج نے اس کی تصدیق کی۔دوسری اپیل نمبر437 / 77 میں، 21 فروری 1979 کے فیصلے اور فرمان کے ذریعے آندھرا پردیش کے فاضل واحد جج نے اسے مسترد کر دیا۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر کے مادھو ریڈی، اپنی اس دلیل میں درست ہیں کہ لکشمما کو اپنے شوہر پیڈا چنیا کی مرضی کے تحت جائیداد وراثت میں ملی تھی، ایک محدود مالک کے طور پر، ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے نافذ ہونے کے بعد، ایک مطلق مالک بن قابل کیونکہ اس کی دیکھ بھال کے لیے اپنی زندگی کے دوران جائیداد سے لطف اندوز ہونے کا اس کا محدود حق اس ایکٹ کی دفعہ 14(1) کے تحت ایک مطلق جائیداد میں بدل گیا اور یہ کہ وہ مذکورہ جائیدادوں کی مکمل مالک کے طور پر مر قابل۔اس سلسلے میں قانونی حیثیت کا تصفیہ اس عدالت نے سی مسیلامنی مدالیار اور دیگر بنام شری سوامی ناتھن سوامی تھرو کوئل اور ایک اور [1996] 8 ایس سی سی 525 میں کیا ہے، جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ شوہر کی طرف سے بیوی کو اس کی وصیت کے تحت دیکھ بھال کے لیے دی گئی جائیدادوں کو اس کے پہلے سے موجود دیکھ بھال کے حق کے پیش نظر بیوی کے ذریعے حاصل کیا گیا ہونا چاہیے۔جب جائیدادوں کو اس طرح زندگی میں ان کے لطف کے لیے وراثت میں دیا جاتا ہے، تو اسے وصیت کے تحت پہلی بار حاصل کیا گیا حق نہیں کہا جا سکتا لیکن اسے پہلے سے موجود حق کی عکاسی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ 1956 کے بعد اس کے محدود حق کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 14(1)

کے عمل کے ذریعے مطلق حق میں بڑھا دیا گیا۔ اسے ایک مطلق مالک بننے کے طور پر ماننا پڑے گا۔ تاہم، اصل سوال جو غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا اس کیس کے حقائق کے پیش نظر جواب دہندگان کے حق میں حکم امتناع دیا جاسکتا تھا؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ لکشیما کی زندگی کے دوران بھی، پیڈا چنیا کے انتقال کے بعد، جواب دہندگان جائیداد کے قبضے میں آ گئے اور 1947 سے اسی حق سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جائیدادوں کو ان کے نام سے تبدیل کیا گیا تھا۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ 1951 میں، اپیل گزاروں نے خود جواب دہندگان سے کچھ جائیدادیں، جو کہ وصیت کا موضوع تھی، خریدی تھیں۔ ان حقائق کے پیش نظر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اپیل گزاروں کے خلاف حکم امتناع دیا جاسکتا ہے؟ ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ اپیلٹ عدالت نے بیک وقت ایک حقیقت کے طور پر پایا ہے:

" زمینوں کو جواب دہندگان کے نام پر منتقل کیا گیا اور انہیں پٹے بھی دیے گئے اور وہ اپنے گواہ کی موت کے بعد سے جائیداد کے قبضے اور لطف میں تھے۔ بہت سارے شواہد اس حقیقت کو واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اپیل گزاروں کی طرف سے کیے گئے اس اعتراف کے پیش نظر کہ جواب دہندگان کے پاس جواب دہندگان سے خریدی گئی جائیدادوں کے کچھ حصے پر قبضہ تھا، یہ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ جواب دہندگان گواہی دینے والے کی موت کی تاریخ سے ہی جائیداد کے قبضے میں ہیں۔ ان حالات میں، اپیل گزاروں کے خلاف حکم نامہ صحیح طریقے سے جاری کیا گیا تھا۔"

شری کے مادھو ریڈی نے دعوی کیا ہے کہ حقیقی مالک کے خلاف کوئی حکم امتناع نہیں دیا جاسکتا۔ قانون کی تجویز کے طور پر، یہ ناقابل تردید ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ: کیا اپیل کنندہ جائیداد کے مالک بن چکے ہیں؟ جب تک یہ اعلان انہیں نہیں دیا جاتا اس وقت تک کئی ناقابل تسخیر چیزیں پیدا ہوتی رہیں گی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب جواب دہندگان قبضے میں رہے ہیں اور 1947 سے ہی اپنے حق کے دعوی میں اپنے ناموں میں تبدیلی کروائی ہے، تو شاید ان کے لیے یہ دعوی کرنا کھلا تھا کہ وہ اپنے حق کے دعوے میں قبضے میں رہے یہاں تک کہ اپیل گزاروں کے علم میں بھی اور اپیل گزاروں نے اسے قبول کر لیا تھا۔ اپیل گزاروں کی طرف سے خود ان سے جائیدادوں کی تسلیم شدہ خریداری اس دعوے کو یقین دلا سکتی ہے۔ لہذا، یہ ان کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ اس عرضی کو اٹھائیں، اگر اپیل گزار اپنے حق پر زور دیتے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس طرح کے مسائل نہیں اٹھائے گئے کیونکہ ایسی کوئی درخواست نہیں لی گئی تھی۔ ان حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ حکم نامہ، مذکورہ بالا دستاویزی شواہد اور تسلیم شدہ حقائق کی وجہ سے، اپیل گزاروں کے خلاف صحیح طور پر منظور کیا گیا تھا۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document